إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب یعنی
درود مستغاث شریف مترجم

توثیق الابحاث الصلوٰۃ المستغاث

از

عالیجناب قبلہ و کعبہ ہادی و مرشد حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فنا فی الرسول رضی اللہ عنہ نقشبندی مرتضائی خلف الرشید و سجادہ نشین، سلطان العاشقین، برہان الواصلین، واقف رموز جلیہ و خفیہ، کاشف غوامض حقیقیہ و علمیہ، پیر مشکلکشا، مظہر عون یفعل اللہ ما یشاء حضرت **خواجہ غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول رضی** اللہ تعالیٰ عنہ، متوطنا قلعہ شریف اد فتالا ہو

جس میں

مخالفین کے وساوس رذیلہ معتقدہ بر درود مستغاث شریف کا زبردست رد ہے اور مسئلہ ندا یا استمداد کی مدلل تحقیق اور اس امر کا ثبوت کہ ہر حال میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا، رضائے الٰہی ہے۔ آپ مسئلہ کائنات کے من کل الوجوہ مختار و متصرف ہیں۔ شریعت حقہ کے جس امر سے جس وقت چاہیں جس کو چاہیں مستثنیٰ فرمادیں جو حکم چاہیں نافذ کر دیں۔ آپ کو اپنی مثل بشر کہنا کفر ہے ان سب امور پر براہین قاہرہ آیات قطعیہ و احادیث صحیحہ سے بحث کر کے ساتھ ہی مخالفین کے اوہام باطلہ کے بھی مسکت جواب دے دیئے ہیں۔

باہتمام

تنظیم علماء مرتضائیہ

دربار شریف ۲۰۔ عثمان گنج لاہور

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب یعنی

درود مستغاث شریف مترجم

توثیق الابحاث الصلوۃ المستغاث

از

عالیجاب قبلہ وکعبہ ہادی و مرشد حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد صاحب فنافی الرسول رضی اللہ عنہ، نقشبندی مرتضائی خلف الرشید وسجادہ نشین، سلطان العاشقین، برہان الواصلین، واقف رموز جلیہ و خفیہ، کاشف غوامض عتقیہ وعلمیہ، پیر مشکلکشا، مظہر عون یفعل اللہ مایشاء حضرت

خواجہ غلام مرتضیٰ فنا فی الرسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، متوطناً قلعہ شریف، مدفناً لاہور

جس میں

مخالفین کے وساوس رذیلہ متعلقہ بہ درود مستغاث شریف کا زبردست رد ہے اور مسئلہ ندا بالاستغاثہ کی مدلل تحقیق اور اس امر کا ثبوت کہ ہر حال میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا رضائے الٰہی ہے۔ آپ سلسلہ کائنات کے من کل الوجوہ مختار ومتصرف ہیں۔ شریعت حقہ کے جس امر سے جس وقت چاہیں جس کو چاہیں مستثنیٰ فرمادیں جو حکم چاہیں نافذ کردیں۔ آپ کو اپنی مثل بشر کہنا کفر ہے۔ ان سب امور پر براہین قاہرہ آیات قطعیہ واحادیث صحیحہ سے بحث کر کے ساتھ ہی مخالفین کے اوہام باطلہ کے بھی مسکت جواب دے دیئے ہیں۔

باہتمام

تنظیم علماء مرتضائیہ

دربار شریف۔ ۲۔ عثمان گنج لاہور

درود مستغاث شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ رحم کرنیوالے بہت مہربان کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ النَّبِیِّیْنَ بِحَبِیْبِهِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

تمام تعریفیں ثابت ہیں واسطے اللہ کے جس نے زینت دی نبیوں کو ساتھ حبیب اپنے کے جو برگزیدہ ہیں درود

وَمَنَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ بِنَبِیِّهِ الْمُجْتَبٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ

بھیجے اللہ تعالیٰ ان پر اور سلام۔ اور احسان کیا اوپر مومنوں کے ساتھ مبعوث کرنے نبی کریم اپنے کے جو برگزیدہ ہے درود اور سلام اوپر

خَیْرِ الْوَرٰی اَلْمُسَیَّرِ بِهٖ مِنْ فَوْقِ الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتِ الثَّرٰی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی

رسول کریمؐ کے اسم ان کا محمدؐ ہے بہتر خلق کے وہ نبی کہ سیر کرایا گیا انکو عرش مجید کے اوپر سے زمین کے نیچے تک تمام

شرح توثیق الاتجاث الصلوٰۃ المستغاث

حامداً و مصلیاً درود مستغاث شریف سے بڑھ کر دربار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض و فریاد کرنے کے لئے کوئی وظیفہ نہیں۔ یہ درود شریف ہمیشہ عاشقانِ رسولؐ کا ورد رہا ہے۔ قرآن پاک میں آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا سے حکم درود شریف پڑھنے کا عام ہے۔ قرآن پاک نے کسی درود شریف کو خاص نہیں کیا۔ ہاں درود شریف ابراہیمی حدیث سے ثابت ہے کہ نماز میں پڑھا جائے سو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ خارج از نماز کوئی اور درود شریف نہ پڑھو۔ الحمد شریف نماز کی ہر رکعت میں پڑھنے کا حکم ہے تو اس سے کب لازم آیا کہ قرآن شریف کی دیگر سورتیں کسی اور وقت میں بھی تلاوت نہ کرو۔

اسی طرح بعض دعائیں جو نماز میں خصوصاً پڑھی جاتی ہیں تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دیگر ادعیہ خارج از نماز بھی نہ پڑھو تمام کتب احادیث میں جہاں معجزات انبیاء نبی اکرم،

مَا مَضٰی وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا بَقِیَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

صفت تمام ہیں واسطے اللہ کے اوپر کتنی اس چیز کے جو گزری اور تمام صفتیں تمام ہیں واسطے اللہ کے اوپر کتنی اس چیز کے جو باقی ہے

مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی مَدَحْتُکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَنْتَ

اور درود اور سلام اوپر رسول کے جو محمد ہیں بہتر خلق کے تعریف کی میں نے آپ کی اے رسول اللہ کے درود بھیجے اللہ تعالیٰ

خِیَارُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ

اور نبی کریم اُمّی کے تمہیں ہو یا نبی برگزیدہ اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود ہو اور سلام اوپر

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَارِثُ الْاَنْبِیَآءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْوَحْیِ اَحْمَدُ شَفِیْعُ اللّٰہِ

تیرے اے رسول اکرم اللہ کے وارث سب نبیوں کے رسول کریم صاحب وحی کے احمد شفاعت کرنے والے نزدیک اللہ

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے اور

وَ اللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ صَلَوٰتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ سَرْمَدًا عَلٰے

اللہ تعالیٰ غالب ہے اوپر امر اپنے کے اے زندہ کرنے والے اے قائم رہنے والے درود اللہ کا اور سلام اسکا ہمیشہ

تاجدار عرب وعجم، رحمت دو عالم، فخر آدم و بنی آدم حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اسم گرامی آتا ہے وہاں درود شریف بالفاظ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوتا ہے جو نماز میں نہیں پڑھا جاتا تو کیا معاذ اللہ یہ بدعت ہے۔ اگر آیت مذکورہ سے مراد صرف درود شریف ابراہیمی ہی ہے تو کیوں محدثین نے بجائے صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف ابراہیمی نہیں لکھا۔ اگر بعض درود شریف اسی بنا پر بدعت قرار دئیے جاتے ہیں کہ یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تصنیف کئے ہیں تو پھر وہ سب خطبے جو ہر مذہب کے علماء نے صدہا سال زمانہ نبوی کے بعد مرتب کئے اور ہر جمعہ کو منابر پر کھڑے ہو کر خطیب پڑھتے ہیں بدعت ٹھہریں گے اور خلاف سنت خود قواعد تنقید و اقسام احادیث صحیح، ضعیف، مرسل، مرجوع، حسن، غریب وغیرہ۔ جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بلکہ صحابہ کبار و تابعین اخیار کے زمانہ کے بھی بعد مدون ہوئے سب کو بدعت سمجھو۔ جو صیغے درود شریف کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

اَلنَّبِیِّ مُحَمَّدٍ اَغِثْنِیْ وَ اَمْدُدْنِیْ یَا اَحْمَدُ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی

اور نبی کے جو محمد ہیں میری فریاد کو پہنچ اور مدد کر میری اے احمد اللہ تعالیٰ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَسُوْلُ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَ الثَّقَلَیْنِ وَ الْفَرِیْقَیْنِ

درود اور سلام ہو اوپر تیرے اے رسول اللہ کے، رسول سردار ہیں دونوں جہانوں کے اور جن اور انسانوں کے اور دونوں

اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ شَفِیْعُ الْاُمَمِ فِی الدَّارَیْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَ مَقْصُوْدُهٗ قَابَ قَوْسَیْنِ

فریقوں کے پیشوا پرہیزگاروں کے شفاعت کرنیوالے امتوں کی بیچ دونوں جہان کے مطلوب ہے انکا اور مقصود ہے انکا مرتبہ قاب قوسین

اَوْ اَدْنٰی جَدُّ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ مَحْبُوْبُ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ الْمَغْرِبَیْنِ

او ادنیٰ کا نانا حسنؓ کے اور حسینؓ کے۔ محبوب رب مشرقین اور مغربین کے

اَلْمُتَجَلّٰی بِتَجَلِّیَتَیْنِ الَّذِیْ قَالَ لَهُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ یَا نُوْرُ نُوْرِیْ وَ یَا سِرُّ

روشن کیے گئے ساتھ دو تجلیوں کے ایسے حضرت کہ کہا واسطے انکے اللہ واحد نے اے نور میرے نور کے

سِرِّیْ وَ یَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِیْ اَفْدَیْتُ مُلْكِیْ عَلَیْكَ یَا مُحَمَّدُ مِنْ لَّدُنْ

اور اے بھید میرے بھید کے اور اے خزانے میری معرفت کے فدا کیا میں نے اپنے ملک کو اوپر تیرے اے محمد

ہیں وہ ہمارے نزدیک بھی افضل ہیں۔ جیسا کہ بعض آیات قرآن پاک کو بعض پر فضیلت ہے۔ خود مولوی اسماعیل دہلوی صراط مستقیم میں لکھتا ہے کہ اشغال مناسبہ ہر وقت و ریاضات ملائمہ ہر قرن جدا جدا میباشند و لہٰذا محققان ہر وقت از کابر ہر طریق در تجدید اشغال کوششہا کردہ اند۔ بنا علیہ مصلحت وید وقت چناں اقتضا کرد کہ یک باب ازیں کتاب برائے بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب ایں وقت است تعین کردہ شود الخ تبلیغی اشغال جدیدہ جن کا نام و نشان تک قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر میں نہیں اور صدہا سال بعد وضع کئے جارہے ہیں۔ کیوں بدعت نہیں اور پھر ہر چہار سلاسل نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی کے اوراد و وظائف جو بتفصیل صراط مستقیم میں لکھ کر بعید مفید قرار دیئے ہیں کیوں بدعت نہ ہوئے اے یارو! ذرا تو انصاف سے کام لو اور تعصب اور ضد کو چھوڑو کہ ہمیں تو بات بات پر بدعتی کہو اور خود ہزارہا امور از خود اختراع کر رہے

وجد و منع بادہ اے زاہد چہ کافر نعمتی ست ۔ منکر مئے بودن و ہم رنگ مستان زیستن

الْعَرْشِ اِلٰی تَحْتَ الْاَرْضِ کُلُّھُمْ یَطْلُبُوْنَ رِضَائِیْ وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَائَکَ

ابتداء عرش کے نیچے زمین کے تک تمام وہ طلب کرتے ہیں رضا میری اور میں طلب کرتا

یَا مُحَمَّدُ فَتَّاحُ فَاتِحُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ

ہوں خوشنودی تیری اے محمد کھولنے والے مشکلوں کے جاری کرنے والے امر اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلنَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی رَسُوْلُ سِرَاجُ الْعٰلَمِیْنَ

تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے ایسے نبی کہ برگزیدہ ہیں رسول چراغ تمام عالم کے

مَحْمُوْدٌ مُطَیَّبُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَ

تعریف کیے گئے پاک کیے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلسَّیِّدُ الْمُعَلّٰی رَسُوْلُ نَبِیُّ الْخَافِقَیْنِ

سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سردار بلند مرتبے والے رسول نبی اہل مشرق و مغرب کے

قَاسِمُ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ

تقسیم کرنے والے حوضِ کوثر کے بہترین خلق اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے

درود مستغاث شریف پر منحصر نہیں بہت درود شریف ہیں جو ہر فرقہ کے لوگ پڑھتے ہیں مگر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے الفاظ منقول نہیں۔ حافظ السخاوی۔ قول البدیع میں حافظ ابن سعدی سے ناقل ہیں۔ ذھب جماعۃ من الصحابۃ ومن بعدھم الی ان ھذا الباب لا یوقف فیہ مع المنصوص۔ یعنی اصحابہ اور من بعدھم کے نزدیک اس باب (درود شریف پڑھنے) میں کسی درود شریف کا منصوص ہونا ضروری نہیں اور اس میں وسعت ہے۔ واحتجوا بقول ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ احسنوا الصلٰوۃ علی نبیکم فانکم لا تدرون لعل ذلک یعرض علیہ۔ اور حجت پکڑی ہے انہوں نے قول حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ کہ اپنے نبی پر احسن درود شریف پڑھو کیونکہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش ہوتا ہے۔ بعض حضرات کہا کرتے ہیں کہ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ معاذ اللہ یزیدی درود ہے کیونکہ اس میں آل کا لفظ نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خود قرآن پاک کی آیت صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا میں بھی آل کا ذکر نہیں کیا یہ بھی یزیدی ہے ما ھو جوابکم فھو جوابنا درود شریف ابراہیمی جس کو ہر مسلمان نماز میں

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْلٰى مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الدَّارَيْنِ

سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے بہتر بندوں سے اللہ کے رسول صاحب دونوں جہانوں کے

خَادِمُ طَيِّبُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

خادم پاک بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلنَّبِيُّ الْمُزَكّٰى رَسُوْلٌ تَاجُ الْحَرَمَيْنِ نَاهٍ طَاهِرُ اللّٰهِ

اے رسول اللہ کے۔ نبی پاک کیے گئے رسول تاج دونوں حرم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے منع کرنیوالے بدی

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سے پاک اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے

هَادِيْنَا رَسُوْلُ جَدُّ الطَّيِّبَيْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ دَاعٍ مُطَهَّرُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

ہدایت کیا ہمکو رسول نانا دونوں پاکوں حسن رضی اللہ عنہ کے اور حسین رضی اللہ عنہ کے بلانے والے طرف عبادت اللہ کے پاک کئے گئے

اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَبِيٌّ مُخْتَارٌ

اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام ہو اوپر تیرے اے رسول اللہ کے نبی اختیار کئے گئے

پڑھتا ہے اس میں آل کا لفظ موجود ہے۔ ہاں اگر کوئی بغض کی وجہ سے آل کا لفظ ترک کرے تو گنا سے اور درود مستغاث شریف میں تو خود صحابہ کرام اور اہلبیت عظام کے نام موجود ہیں۔ درود مستغاث شریف پر بڑا اعتراض مخالفین کا صرف یہ ہے کہ اس میں ندا اور استغاثہ ہے اس مسئلہ پر علماء کرام نے براہین قاہرہ کے ساتھ لاجواب کتابیں لکھی ہیں لہٰذا ہم ندا بالاستغاثہ پر مختصر دلائل ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ کلمہ یا عند النحاۃ ندا قریب بعید دونوں کو شامل ہے۔ چنانچہ کتب نحو خصوصاً کافیہ میں لکھا ہے کہ یا عمھا یعنی یا ندا قریب بعید دونوں کے لئے ہے وَقَدِ اسْتَعْمَلُوْا صِيْغَةَ النِّدَاءِ فِي الْمَنْدُوْبِ وَهُوَ الْمُتَفَجَّعُ عَلَيْهِ بِيَا اَوْ وَا وَاخْتُصَّ بِهَا۔ اس کافیہ کی عبارت سے ثابت کہ وا و مندوب[1]

[1] مندوب مردہ کو کہتے ہیں چونکہ منکرین حضور انور کو حیات النبی نہیں مانتے لہٰذا ان کے عقیدہ کی بنا پر استدلال کیا گیا ورنہ اہل سنت کے نزدیک تو آپ حیات النبی عالم ما کان وما یکون ہیں ہماری ہر حرکات وسکنات ہر وقت آپ کے پیش نظر بلکہ ہماری نیتوں سے بھی واقف تفصیل کے لئے دیکھو حجت ربانی جو بجواب مولوی عبدالشکور لکھنوی ایڈیٹر "النجم" اور مولوی حسین علی واں بھچراں ضلع میانوالی کے لکھی گئی اور ہر دو حضرات کے نام بصیغہ رجسٹری

باقی صفحہ ۷ پر

مُرْتَضٰى اِمَامُ رَسُوْلٌ مُقْتَدَى الْاَئِمَّةِ الْمَهْدِيِّيْنَ هَادٍ مُبِيْنُ اللّٰهِ

برگزیدہ کئے گئے پیشوا رسول پیشوا اماموں کے وہ امام جو راہ راست دکھائے گئے ہدایت دینے

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

والے ظاہر کرنیوالے اوامر اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے

هَدَيْنَا رَسُوْلٌ مَهْدِيٌّ مِّنَ الضَّلَالَةِ مُهْتَدٍ مُطِيْعُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ

ہدایت دی ہمیں رسول نے راہ راست دکھائے گئے گمراہی سے راہ راست دکھانے والے فرمانبردار اللہ کے فریاد

اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَبِيْبُنَا

چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے محبوب ہمارے

رَسُوْلٌ مُحَمَّدٌ مَهْدِيُّ الْاُمَّةِ وَرَسُوْلٌ صَفِيٌّ حُجَّةُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ

رسول کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت دینے والے اُمت کے اور رسول برگزیدہ برہان اللہ کی فریاد چاہے گئے

اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ

طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے ساتھ خاص ہے اور "یا" منادی اور مندوب دونوں میں مشترک اگر ندا لغیر اللہ شرک ہوتی تو یا کا استعمال مندوب میں منع ہوتا نحویوں نے جو اس کا استعمال مندوب میں جائز رکھا ہے تو کیا شرک کا حکم دیا ہے اگر کسی کو یہ اعتراض سوجھے کہ منادی کا ندا کو سننا ضروری نہیں جیسا کہ اشعار عرب میں دیواروں کو بھی اطلاع کر کے ندا کی گئی ہے مثلاً یا منزل سلمی سلام علیکما ۔ ھل الازمن اللتی مضین رواجع ۔ اس کا جواب یہ ہے کہ منادی خواہ جماد ہو وہ بھی ندا کو سنتا ہے مگر ہمیں اس کا علم اور احساس ہونا ضروری

بھیج دی گئی عرصہ چھ سال کا گزر چکا ہے ۔ دونوں حضرات جواب سے عاجز ہیں ۔

ہم نے مانا کہ وہ پتھر سا جگر رکھتے ہیں
میرے نالے بھی قیامت کا اثر رکھتے ہیں

امتحان اور تو کیا لے گا ہمارا قاتل
تیرے ہر وار پہ ہم سینہ سپر رکھتے ہیں

مُحِبُّنَا رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ مُرْتَضیً خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ

دوست رکھنے والے ہم کو رسول کریم برگزیدہ کئے گئے خلیفہ حقیقی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ

اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَسُوْلُنَا رَسُوْلٌ عَلٰی

اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ تعالیٰ کے رسول ہمارے رسول

الدَّوَامِ نَبِيٌّ طٰهٰ قَائِمٌ حَامِدُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ

ہمیشگی کے نبی طٰہٰ قیام کرنے والے عبادت میں تعریف کرنے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف

تَعَالٰی اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِيْرُنَا رَسُوْلٌ وَّ

درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے امیر ہمارے رسول اور

نَبِيٌّ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ نَاصِرٌ كَلِيْمُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ

نبی محمد رسول اللہ کے یاری دینے والے کلام کرنیوالے ساتھ اللہ کے فریاد چاہے گئے

نہیں جیسا کہ آیۂ کریمہ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؛ پس جب جمادات میں تسبیح کرنے کی قابلیت ہے تو سننے کی کیوں نہیں اور جمادات کا بولنا، دیکھنا، سننا، حرکت کرنا وغیرہ خود نقل صحیح سے ثابت آیت ذیل سے یہ امر بخوبی ثابت ہے یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ۔ یعنی اے پہاڑو اور پرندو داؤد علیہ السلام کے ساتھ تم بھی تسبیح کرو تو کیا یہ ندا پہاڑ کو عبث ہے یَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰی اِبْرٰهِيْمَ - الآیۃ میں آگ کو ندا ہے۔ یَا اَرْضُ ابْلَعِيْ؛ میں زمین کو ندا ہے اور جمادات کا کلام کرنا الخ خود احادیث صحیحہ سے ثابت مشکوٰۃ شریف کے باب المعجزات ہی کو ملاحظہ فرمائیے۔ درختوں کا آپ کے بلانے پر حاضر ہونا، حنانہ کا حرکت کرنا اور رونا، جبل و شجر کا آپ کو سجدہ و سلام پیش کرنا وغیرہ ثابت ہے۔ ہاں دور سے ندا کا سننا منادی یا منادیٰ کی قابلیت پر موقوف ہے۔ قریب سے ندا کا سننا تو عام اموات کہ وہ مسلمان ہوں یا کفار سب کے لئے ثابت مسلمان اموات کا ندا قریب کو سننا حدیث، السلام علیکم یا اہل القبور سے ثابت اور کفار اموات کا ندائے قریب کو سننا خود بخاری شریف کی حدیث سے ثابت ہے جس میں بدر کے مقتولوں کو آپ نے بالفاظ فلاں ابن فلاں ریا فلاں ابن فلاں کے نام لے لے کر پکارا تو جب ندائے قریب

إلى حضرتِ اللهِ تعالى الصّلوٰةُ والسّلامُ عليكَ يا رسولَ اللهِ

طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے

مُعِيننا رسولٌ وّالدّرّ النّبيّ اليٰسين إمامٌ أمينُ اللهِ المستغاثُ

مدد کرنے والے ہمارے رسول اور موتی خالص نبی کریم وہ کہ نام انکا لیسین ہے پیشوا امانتدار اللہ کے

إلى حضرتِ اللهِ تعالى الصّلوٰةُ والسّلامُ عليكَ يا رسولَ اللهِ مُصدّقنا

فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سچا کرنے والے

رسولٌ وّحبيبٌ نبيٌّ مّزّمّلٌ بيانٌ رّسولُ اللهِ المستغاثُ إلى

ہمارے رسول اور محبوب پیغمبر گلیم پوشش بیان کرنے والے رسول اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف

حضرتِ اللهِ تعالى الصّلوٰةُ والسّلامُ عليكَ يا رسولَ اللهِ شاهدنا

درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شاہد ہمارے

رسولٌ وّنبيٌّ مّدّثّرٌ قرانٌ نورُ اللهِ المستغاثُ إلى حضرتِ اللهِ تعالى

رسول اور نبی لباس پوش نزدیک کرنیوالے نور اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے

کو ہر مردہ قطع نظر اس سے کہ وہ مسلمان ہو یا کافر سن سکتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اگر ندائے قریب ہی کو سن سکیں نہ بعید کو تو بتائیے نبی اور غیر نبی میں اس بارے میں مابہ الامتیاز کیا رہا اور دور سے ندا کا سننا حدیث مشکوٰۃ سے ثابت جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ساریہ رضی اللہ عنہ کو بالفاظ یا ساریۃُ الجبلُ پکارا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر ناظر ہونا خود حدیث بخاری سے ثابت کہ ہر مومن ومنافق کی قبر میں آپ اس کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور اس میت سے سوال ہوتا ہے چنانچہ الفاظ حدیث کے یہ ہیں کہ ما کنتَ تقولُ فی ھذا الرجلِ لمحمدٍ یعنی تو اس شخص حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہتا ہے اور یہ ظاہر کہ ایک وقت میں کئی ایک بلکہ لکھو کھہا مومن و کافر مرتے ہیں اور ایک ہی وقت میں ہزاروں سے سوال ہوتا ہوگا اور حضور م سب کے پاس ایک ہی وقت میں تشریف لاتے ہیں اور یہ جواب غلط ہے کہ آپ کی تمثالی صورت پیش کی جاتی ہے کیونکہ الرجل اور محمدٌ معرفہ اور اسم علم ہیں جن کا تعلق مسمیٰ کی ذات

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ مُذَكِّرُنَا رَسُوْلٌ مُّعَطَّرُ

درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے یاد دلانے والے ہمکو رسول خوشبودار

الرُّوْحِ بَارٌّ جَوَادُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ

روح والے نیکی کرنے والے سخی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالٰے کے درود اور

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سُلْطَانُ الْاَنْبِیَاءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ

سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے بادشاہ نبیوں کے رسول صاحب

الْفُرْقَانِ مَكِّیٌّ شَكُوْرُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰے

فرقان شریف کے مکے والے نہایت شکر والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِمَامُ الْاَتْقِیَاءِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ

درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے امام پرہیزگاروں کے رسول صاحب

الْكَوْثَرِ مَدَنِیٌّ مُّنِیْبُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ

حوض کوثر کے مدینہ شریف کے رہنے والے نورانی بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ

سے ہے اور مثالی صورت کا تعلق ذات سے نہیں اسی طرح یہ جواب بھی مردود ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اس میت کے درمیان سے پردہ اٹھایا جاتا ہے کیونکہ الفاظ حدیث میں ھٰذا کا اشارہ حاضر اور موجود کی طرف ہے پس جن شارحین نے اس حدیث کی یہ تاویلیں کی ہیں خود الفاظ حدیث کے ہی ان کا قلع قمع کر رہے ہیں۔ بعض ناواقف یہ جواب دیتے ہیں کہ میاں عالم برزخ کے تو معاملات ہی الگ ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ جب آپ کا حاضر و ناظر ہونا تمہارے نزدیک شرک ہے تو یہ کونسا اصول ہے کہ جو امر عالم دنیا میں شرک ہے وہ برزخ میں عین ایمان ہو شرک ایسی چیز ہے جو کسی زمانہ میں کسی نبی کی شریعت میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی جائز نہیں ہوا اور نہ آئندہ عالم دنیا یا عالم آخرت میں کبھی جائز ہوگا۔ پس جب اس حدیث سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ثابت ہوئے تو ہر ندا قریب بعید کا سننا آپ کے لئے ثابت درود مستغاث شریف میں مقصود بالنداء اکثر استغاثہ ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کرنا بھی دلائل قطعیہ سے ثابت قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ سِرَاجُ الْاَوْلِيَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْمِيْزَانِ

اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اُوپر تیرے اے رسول اللہ کے چراغ ولیوں کے رسول صاحب میزان کے

اَلْبَطِحِيُّ قَرِيْبُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

بطحا والے نزدیک ہونیوالے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام

عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ بُرْهَانُ الْاَصْفِيَاءِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْوَحْيِ

اوپر تیرے اے رسول اللہ کے بُرہان برگزیدوں کے رسول صاحب وحی کے

سَيِّدُ الْقَوْمِ عَرَبِيٌّ يَتِيْمُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى

سردار قوم کے عربی یتیم اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَفِيْعُنَا رَسُوْلُ مُجْرَاهُ الْمُهْدِيِّ

درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شفیع ہمارے رسول کریم ہدیہ پہنچانیوالے

قُرَيْشِيٌّ شَهِيْدُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

قریشی شاہد اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالےٰ کے درود اور سلام

جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ اس آیت سے آپؐ کے دربار میں حاضر ہوکر وسیلہ سے گناہوں کی معافی چاہنا بالتصریح ثابت ہے اسی لئے محدثین خصوصًا شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ماثبت بالسنۃ میں اور حضرت محبوب سبحانی سیّد عبدالقادر جیلانی علیہما الرحمۃ وغیرہما محدثین وفقہاء نے جب زائر مدینہ منورہ پہنچے تو اس آیت کو دربار عالیہ پر پہنچتے ہی پڑھنے کا حکم دیا ہے جس سے ثابت ہے کہ بعد وصال حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ہم آپ سے اسی طرح امداد طلب کر سکتے ہیں جیسا کہ حالت حیات میں۔ نیز زیر آیت مذکورہ علامہ نسفی تفسیر مدارک میں لکھتے ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے دفن کے بعد ایک اعرابی بے اختیار قبر شریف پر گر پڑا۔ اور خاک پاک مرقد مبارک کی سر پر ڈال لی اور کہا یارسول اللہ ما قلت فسمعناہ وکان فیما انزل الیک ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاءوک الخ فقد ظلمت نفسی وجئتک استغفر اللہ من ذنبی فاستغفر لی من ربی فنودی من قبرہ قد غفر لک۔

عَزِیْزُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
سب نبیوں سے غلبہ دیئے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام
عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَہْلُ التَّقْوٰی رَسُوْلُ صَاحِبُ الطَّرِیْقَۃِ
اوپر تیرے اے رسول اللہ کے۔ صاحب پرہیزگاری کے رسول صاحب طریقت کے

کو ذکر فرما کر اس پر سکوت فرمانا ثابت کرتا ہے کہ ایسا کہنا جائز ہے اگر یہ الفاظ شرکیہ ہوتے تو ہر گز صحابہ کرامؓ کی طرف منسوب نہ فرماتے اور نہ ہی آپؐ کی زبان مبارک سے بطریق جواز ان کا صدور ہوتا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا کو مکہ معظمہ میں ایک درخت کے نیچے چھوڑ گئے تو حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں اور پانی نہ پایا تو ناگہاں ایک آواز غیب سے سنی اس وقت حضرت ہاجرہؓ نے کہا اغث ان کان عندک خیر فاذا جبریل۔ یعنی فریاد کو پہنچ اگر تیرے پاس خیر ہے۔ تو اچانک دیکھا کہ جبریلؑ ہیں تو انہوں نے اپنی ایڑی زمین پر ماری تو پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔ بخاری شریف صفحہ ۴۷۶ کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی۔ اس حدیث سے بھی بالتصریح جواز استغاثہ کا ثابت کہ حضرت ہاجرہؓ بلفظ اغث حضرت جبریلؑ سے استغاثہ فرماتی ہیں۔ ترمذی و ابن ماجہ شریف میں حدیث ہے کہ ایک نابینا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا خوب وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کر کے اس دعا کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں التجا کر۔ اللّٰھم انی اسئلک واتوجہ الیک بنبیک محمد نبی الرحمۃ یا محمد انی اتوجہ بک الٰی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی اللّٰھم فشفعہ فی قال ابو اسحاق ھٰذا حدیث صحیح ابن ماجہ ص۱۰۰ و ترمذی شریف ص۵۳۴ جلد ۲۔ یعنی یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں ساتھ وسیلے نبی تیرے کے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبی رحمت ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تاکہ آپ میری حاجت روا کریں۔ اگرچہ بعض کتب احادیث میں لتقضی بہ صیغہ مجہول ہے مگر ابن ماجہ و ترمذی شریف میں بصیغہ معروف ہی آیا ہے یعنی لتقضی لی۔ میری حاجت کو پورا کریں۔ اس حدیث میں زمانہ حیات یا بعد انتقال یا غیبت و حضور کا احتمال نہیں ہو

شِفَاءٌ فَصِيحُ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

تندرستی دینے والے امراض قلبی سے خوش گو، فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام

عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اٰمَنَّا بِكَ اَنْتَ نَبِيُّنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْحَقِيْقَةِ مُضَرِيٌّ

اوپر تیرے اے رسول اللہ کے، ایمان لائے ہم ساتھ آپ کے تم ہو نبی ہمارے رسول صاحب حقیقت کے منسوب

بَشِيْرُ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا

طرف اولاد مضر کے خوشخبری دینے والے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اوپر تیرے

رَسُوْلَ اللهِ اِمَامُ الْاُمَمِ رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمَعْرِفَةِ بُرْهَانُ رَحْمَةِ اللهِ

اے رسول اللہ کے امام اُمتوں کے رسول صاحب معرفت کے دلیل رحمت اللہ کے

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ

فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے

كَبِيْرُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْجَنَّةِ ظَاهِرٌ كَرِيْمُ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى

بزرگ ہمارے رسول صاحب جنت کے ظاہر سخی اللہ کے فریاد چاہے طرف درگاہ

سکتا یہ مطلق ہے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نابینا کو یہ دعا تعلیم کرتے وقت یہ نہیں فرمایا کہ ہمارے ہی سامنے دعا کرو یا دعا کا پہلا حصہ جو اللہ تعالےٰ کے حضور میں التجا ہے جہاں چاہو پڑھو اور یا محمد الخ ہمارے سامنے آکر پڑھنا ورنہ دور سے ندا کرنے کی وجہ سے مشرک ہو جاؤ گے اور معجم کبیر امام طبرانی میں تو قریب و بعید کا فاصلہ قطعی ہے اس میں ہے کہ یہی روایت حضرت عثمان بن حنیف نے امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی کی خلافت کے زمانہ میں ایک شخص کو سکھائی اس نے پڑھی اور اس کی حاجت روا ہو گئی۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کتاب الشفا جلد ۲ صـ۱۹ کتاب الادب المفرد بخاری سے لاتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک کو کچھ تکلیف ہوئی۔ کسی نے کہا جو شخص آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے اس کو یاد کیجئے۔ فصاح یا محمداہ پس آپ نے چلا کر یا محمداہ کہا اور تکلیف رفع ہو گئی۔ یہ بھی ندا بعید تھی کہ بعد زمانہ وصال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ کر رہے ہیں۔ نواب صدیق حسن خان

حضرتِ اللہِ تعالیٰ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ سَنَدُ الْعَاصِیْنَ

اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اُوپر تیرے اے رسول اللہ کے سند گنہگاروں کے

رَسُوْلُ صَاحِبُ الْجَنَّۃِ وَفَارِغُ جَھَنَّمَ سُلْطَانٌ تِھَامِیٌّ مُؤْمِنُ اللہِ اَلْمُسْتَغَاثُ

رسول صاحب جنت کے اور خالی کرنے والے جہنم کے بادشاہ تہامہ والے یعنی مکہ معظمہ والے ایمان

اِلٰی حَضْرَتِ اللہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ فَقِیْھُنَا

لانیوالے بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اُوپر تیرے اے رسول اللہ کے

رَسُوْلٌ صَاحِبُ الصِّرَاطِ مُبَلِّغٌ عَاقِبُ اللہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللہِ

دانا اور دانشمند ہمارے رسول صاحب صراط کے پہنچانیوالے امر اللہ کے پیچھے آنیوالے نبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف

پھر یا لی جو مخالفین کے مسلّمہ محدث ہیں کتاب نفح الطیب صد١٦ پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں استغاثہ کرتے ہیں :-

یَا مَقْصَدِیْ یَا عُرْوَتِیْ وَوَسِیْلَتِیْ وَذَرِیْعَتِیْ یَا مُرْصَدِیْ مَوْلَائِیْ

مَالِیْ مِنْ وَّرَائِکَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمْنِیْ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ بُکَائِیْ

وَسِوَاکَ مَالِیْ فِی الْقِیٰمَۃِ شَافِعٌ وَاَنْتَ مُخَلِّصٌ لِیْ مِنْ اَلْبَاسَائِیْ

یعنی اے میرے مقصد، اے میرے عروۃ الوثقی اور اے میرے وسیلہ اور اے میرے ذریعہ اور اے میری جائے امید، اے میرے مولا میرے لئے سوائے آپ کے کوئی مستغاث نہیں پس رحم کرو میرے رونے پر اے رحمۃ للعالمین سوائے آپ کے قیامت میں میرا کوئی شفیع نہیں آپ ہی مجھے ہر سختی سے خلاصی دینے والے ہیں۔ دیکھو ان اشعار میں کئی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ندا دور سے پکارا ہے اپنا وسیلہ ذریعہ جائے امید کہا ہے پس مستغاث کہہ کر رحم کی درخواست بھی حضورؐ ہی سے ہے۔ آخری مصرعہ میں تو شرک کا پانی سر سے پار کر دیا کہ آپؐ ہی مجھے ہر سختی سے نجات دینے والے ہیں۔ کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ ہم ان باتوں کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہیں تو مشرک اور ان لوگوں کے اکابر کہیں تو پکے مسلمان اور موحد رہیں اگرچہ بعد اس مختصر توضیح کے درود مستغاث شریف کے لئے کسی مزید حاشیہ یا شرح کی ضرورت نہیں اور نہ اس کی اسناد اور سلسلہ روایت کی ضرورت۔

تعالیٰ اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَنْتَ وَلِیُّنَا رَسُوْلُ
درگاہ اللہ کی درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے تو ہی ہے والی ہمارا رسول
صَاحِبُ الشَّفَاعَةِ بَاطِنُ خَلِیْلُ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی
صاحب شفاعت کے باطن ہونیوالے دوست اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی
اَلصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ شَہِیْدُ عَمَّ آمَنَّا رَسُوْلُ صَاحِبُ
درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شہادت دینے والے عام ہم سب کے رسول صاحب
التَّاجِ مُحَلِّلُ بِاِذْنِ اللّٰہِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلوٰةُ وَ
تاج کے آزاد کرنے والے ساتھ اذن اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور

کیونکہ جب مدلول عین مطابق شرع ہو تو دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد ۲ صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں لایلزم من عدم الدلیل عدم المدلول یعنی عدم دلیل سے عدم مدلول لازم نہیں آتا جس طرح عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا۔ تاہم افادہ عام کی غرض کے لئے اس درود شریف کے بعض مقامات جو بظاہر قابل اعتراض معلوم ہوتے ہیں۔ ہم دلائل قطعیہ سے مدلل کرتے ہیں پھر بھی کوئی کور باطن اعتراض کرے تو اس پر لازم ہے کہ پہلے ہمارے دلائل کو توڑے ورنہ اس کا اعتراض محض تعصب اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہوگا۔

ے یا سیّد الانام درود بجناب تو ۔ ۔ ، ورد زبان است مرو سال صبح و شام
نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ماز دور ، در داست ما ہمیں کہ صلوٰۃ است و سلام

ع ۱ ، یا نُوْرُ نُوْرِیْ وَیَا سِرُّ سِرِّیْ الخ کلام پاک میں ارشاد ہے قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔ بتحقیق آیا ہے تمہارے پاس اللہ کا نور اور کتاب روشن اس آیت میں حضرت رب العزت نے اپنے حبیب کو نور فرمایا ہے چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۳۸۴ پر فرماتے ہیں۔ اِنَّ المراد بالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ وبالکتاب قرآنٌ یعنی مراد نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور کتاب سے قرآن پاک۔ نور سے مراد کتاب لینے کی بابت لکھتے ہیں وھٰذا ضعیف لِاَنَّ العطف یوجب المغائرۃ بین المعطوف والمعطوف علیہ۔ یعنی یہ عطف معطوف ہے اور اس میں مغائرۃ چاہیے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنَ النَّارِ مُخَلِّصُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِحْرَابِ
اوپر تیرے اے رسول اللہ کے اور آگ دوزخ سے خلاص کرنیوالے رسول صاحب محراب کے
حَاشِرٌ نَبِيُّ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
جمع کرنے والے مخلوق کے نبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام
عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ اَفْضَلُ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَ
اوپر تیرے اے رسول اللہ کے تم ہو افضل اور اشرف سب نبیوں سے صدیقوں سے اور
الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ مَحْبُوْبُنَا رَسُوْلٌ صَاحِبُ الْمِنْبَرِ خَطِيْبٌ
شہیدوں سے اور صالحین سے، محبوب ہمارے رسول صاحب منبر کے خطاب کرنیوالے خلق
رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ
پر رحمت اللہ کی فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی۔ درود اور سلام اوپر تیرے

یہ استدلال امام رازی رح کا لاجواب ہے۔ علامہ یوسف نبھانی جواہر البحار ص۴۵۱ میں اور قاضی عیاض کتاب الشفاء جلد ۱ ص۱۹۵ میں اسی طرح فرماتے ہیں۔ دیگر مفسرین بھی اسی طرف گئے ہیں پس آپ حقیقتاً نور تھے۔ صرف نمود بشریت کی تھی بود بشریت کی نہ تھی۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت جلد ۲ ص۱۰ میں فرماتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بر تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ حیرت در جمال باکمال وے خیرہ مے شد مثل ماہ و آفتاب تاباں و روشن بود اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بودے ہیچ کس را مجال نظر و ادراک حسن او ممکن نہ بودے ہمیشہ جوہر وے نوری بود کہ انتقال کرد از اصلاب آباء و ارحام امہات از زمن آدم ع تا انتقال بہ صلب عبداللہ و رحم آمنہ سلام اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عین نور بود خلاصہ یہ کہ آپ فرق مبارک سے تا قدم شریف ہمہ تن نور تھے کہ آپ کے جمال باکمال میں دیدہ حیرت حیران ہوتا تھا مثل آفتاب و ماہتاب کی طرح تاباں و روشن تھے اور اگر بشریت کا پردہ نہ ہوتا تو کوئی شخص آپ کے جمال باکمال کو دیکھ ہی نہ سکتا۔ آپ کا جوہر ہمیشہ نور تھا کہ اصلاب آباء سے ارحام امہات کی طرف از زمانہ حضرت آدم تا بہ صلب عبداللہ و رحم آمنہ منتقل ہوتا رہا پس آپ عین نور تھے۔ علامہ یوسف نبھانی جواہر البحار ص۱۴۸ پر رقمطراز ہیں اِنَّ ذَاتَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كَانَتْ نُوْرًا حَتّٰى اِنَّهٗ لَا يَظْهَرُ لَهٗ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُبَشِّرُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْبَيْتِ عَامِرُ كَعْبَةَ اللّٰهِ

اے رسول اللہ کے خوشخبری دینے والے ہمکو رسول صاحب بیت اللہ کے تعمیر کرنیوالے کعبۃ اللہ کے

اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ

فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام اُوپر تیرے اے رسول

اللّٰهِ خَادِمُ الْحَرَمَيْنِ جَدُّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَسُوْلُ صَاحِبُ قَابَ

اللہ کے خادم حرمین شریفین کے نانا حسن اور حسینؓ کے رسول صاحب مرتبہ قاب

قَوْسَيْنِ حَبِيْبٌ وَّنَبِيٌّ عَظِيْمُ اللّٰهِ اَلْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ

قوسین کے محبوب اور نبی بزرگ نبیوں سے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ

ظل فی الشمس۔ یعنی آپ کی ذات نور تھی اس لئے دھوپ میں سایہ نہ ہوتا تھا۔ امام احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ یہ حدیث صحیح اپنی کتاب مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں جس کی سند امام عبد الرزاق نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ تک پہنچائی کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ۔ وہ کیا چیز ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں سے پہلے پیدا کی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ تیرے نبی کا نور ہے کہ اپنے نور سے پیدا کیا اور حدیث اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِیْ سے بھی یہی ثابت ہے کہ جس کو شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں لائے ہیں اور اس کو صحیح فرمایا ہے یا سرّ سِرّی حقیقت محمدیہ کی طرف اشارہ ہے۔ جس پر سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔ چنانچہ علامہ یوسف نبہانی علیہ الرحمۃ یہ حدیث لائے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا۔ لَا يَعْلَمُنِیْ حَقِيْقَةً غَيْرُ رَبِّیْ۔ جواہر البحار صہ ۱۷۸۔ یعنی میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ جلد ۱ صہ ۳۲ پر رقمطراز ہیں۔ حقیقت آنست کہ ہیچ فہم و ہیچ قیاس بحقیقت مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و کنہ حال وے صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ ہست نرسد و ہیچ کس اورا چناں کہ اوست جز خدا نہ شناسد چنانکہ خدا را چوں وے ہیچ کس نشناخت و ہر کہ در دریافت حقیقت آں تکلم کرد گویا دعویٰ علم متشابہات کرد وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ یعنی کوئی فہم وقیاس آپکی حقیقت و کنہ حال تک نہیں پہنچ سکتا اور جیسے کہ آپؐ ہیں سوائے خدا کے کوئی نہیں پہچان سکتا جیسا کہ خدا کو آپکی طرح کسی نے نہیں پہچانا اور جس نے آپؐ کی حقیقت کے ادراک میں کلام کیا گویا دعویٰ

تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَکْبَرُ نَا رَسُوْلُ صَاحِبُ

تعالیٰ کے درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے بزرگ ہمارے رسول صاحب

الْمِعْرَاجِ عَالِمُ غَنِیُّ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ

معراج کے عالم غنی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَبِیُّ آخِرُ الزَّمَانِ رَسُوْلُ صَاحِبُ الْاِجْتِهَادِ

اور سلام اُوپر تیرے اے رسول اللہ کے نبی آخر زمانے کے رسول صاحب اجتہاد کے

مُنْتَقِمُ مُکَرَّمُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

بدلہ لینے والے بزرگ کیے گئے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود اور سلام

عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَفِی الدِّیْنِ صَادِقُنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ الْقِیٰمَةِ

اُوپر تیرے اے رسول اللہ کے اور بیچ دین کے راست گو ہمارے رسول صاحب قیامت کے

نَاطِقُ الْحَقِّ شَفِیْعُ اللّٰہِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰی حَضْرَتِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَلصَّلٰوۃُ

بولنے والے کلمہ حق کے شفاعت کرنیوالے بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کے درود

علم متشابہات کا کیا جس کی تاویل سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی نہیں جانتا اللہ اللہ گویا شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حقیقت محمدیہ متشابہات سے ہے جس کو جاننا سوائے اللہ تعالےٰ کے ناممکن ہے۔ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسّلام کے جسمانیت اور روحانیت عوامؒ سے الگ ہیں۔ امام فخرالدین رازیؒ تفسیر کبیر جلد ۲ صہ ۴۳۲ میں فرماتے ہیں۔ انّ الانبیاء علیہم السلام لا بدان لایکونوا مخالفین بغیرھم فی القوی الجسمانیۃ والقوی الروحانیۃ یعنی انبیاء علیہم السلام عوام سے قوائے جسمانیہ اور روحانیہ میں الگ ہیں پھر فرماتے ہیں۔ انّ النفس القدسیۃ النبویۃ مخالفۃ بماھیتھا لسائر النفوس۔ یعنی نفس قدسیہ نبویہ اپنی ماہیت کے لحاظ سے تمام نفوس سے الگ ہیں پس جب نبی کی ماہیت ہی الگ ہے تو ہماری مثل کیسے ہو سکتے ہیں۔ بعض لوگ قُل اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ سے استدلال کر کے آپؐ کو اپنی مثل بشر کہتے ہیں اس آیت کی تفسیر بھی تفسیر کبیر جلد ۵ صہ ۱۶۵ سے ملاحظہ فرمائیے انہ تعالیٰ لما بین کمال کلام اللہ امر محمدا صلی اللہ علیہ وسلم بان یسلک طریقۃ التواضع فقال قل انما انا بشر مثلکم۔ ای

وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُشَفَّعَ الْاُمَّةِ مُعِيْنُنَا بِالشَّفَاعَةِ

اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے شفاعت قبول کیے گئے واسطے امت کے مددگار ہمارے ساتھ

رَسُوْلُ صَاحِبُ النُّبُوَّةِ مُحَرَّمٌ نَبِيُّ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ اللّٰهِ

شفاعت کے رسول صاحب نبوت کے حرمت کیے گئے نبی اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف درگاہ اللہ کے

تَعَالٰى اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيَّ الرَّحْمَةِ سَابِقُنَا

درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے اور نبی رحمت کے اول ہمارے

رَسُوْلُ صَاحِبُ الدَّارَيْنِ حَرِيْصٌ رَؤُفُ اللّٰهِ الْمُسْتَغَاثُ اِلٰى حَضْرَتِ

رسول صاحب دونوں جہان کے رغبت کرنیوالے مہربان بندے اللہ کے فریاد چاہے گئے طرف

طرح صاحب تفسیر خازن و دیگر مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ آیت تواضع اور کسر نفسی پر محمول ہے خود قرآن پاک میں حضرت جبریلؑ کی نسبت الفاظ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا موجود ہیں یعنی وہ صورت بشر کی شکل حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے تو کیا کوئی شخص اس آیت سے دلیل لے کر حضرت جبریل کو بشر کہہ سکتا ہے۔ دوسری آیت وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ۔ ترجمہ کوئی نہیں چلنے والا زمین میں اور نہ جانور جو اپنے پروں سے اڑے مگر یہ جماعتیں ہیں مثل تمہارے اس میں حیوانوں کو انسانوں کی مثل کہا گیا ہے تو کیا کوئی عقلمند اس سے استدلال کر کے حیوان کو انسان کی مثل کہہ سکتا ہے الْاَمْنُ سَفِهَ نَفْسَهٗ ازواج مطہرات کی بابت قرآن پاک میں ارشاد ہے يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ یعنی اے نبی کریم کی بیویو تم دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہو پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں دوسری عورتوں کی مثل نہیں ہیں تو نبی کس طرح دوسرے انسانوں کی مثل ہو سکتا ہے محض بشر کا درجہ محبوبیت تک پہنچنا مشکل۔ آیت ذیل ملاحظہ ہو۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ۔ ترجمہ۔ یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور حبیب آپ ان کو کہہ دیجئے کہ پھر تم کو تمہارے گناہوں کے سبب اللہ تعالے عذاب کیوں کرے گا بلکہ تم بشر ہو اس کی پیدائش سے بل حرف اضراب ہے جو پہلی چیز سے اعراض اور دوسری کے اثبات کے واسطے آتا ہے پس اس آیت میں جس طرح ابناء اللہ

اللهِ تَعَالیٰ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ سَیِّدُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے سردار جن اور انسان کے

نَاہِ نَبِیُّنَا رَسُوْلُ صَاحِبُ النِّعْمَۃِ ہَاشِمِیٌّ کَرَامَتُ اللهِ اَلْمُسْتَغَاثُ

منع کرنے والے بدکاموں سے نبی ہمارے رسول صاحب نعمت کے اولاد حضرت ہاشم کے بزرگ اللہ کے فریاد

اِلٰی حَضْرَتِ اللهِ تَعَالیٰ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ مُقَرَّبُنَا

چاہے گئے طرف درگاہ اللہ تعالیٰ کی درود اور سلام اوپر تیرے اے رسول اللہ کے نزدیک کرنیوالے

رَسُوْلُ اِلٰی رَحْمَۃِ اللهِ تَعَالیٰ مِائَۃَ اَلْفَ اَلْفُ صَلوٰۃٍ وَ سَلَامٍ عَلٰی رَسُوْلِہٖ

ہمکو رسول طرف رحمت اللہ تعالیٰ کے سو ہزار ہزار درود اور سلام اوپر رسول خدا کے جو

الْمُصْطَفٰی وَحَبِیْبِہِ الْمُجْتَبٰی صَلَّی اللهُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ

برگزیدہ ہے اور حبیب خدا کے کہ برگزیدہ ہیں درود اللہ تعالیٰ کا ہو اوپر اسکے اور اسکی آل اور اہلبیت

سے اعتراض ہے اسی طرح اجیاسے اس کے بعد بشریت کا اثبات تو ثابت ہوا کہ جس طرح بشر کا ابن اللہ ہونا محال ہے اسی طرح محبوب ہونا ازروئے محاورات وقواعد بل کا اقتضا اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ بشر حبیب اللہ ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ بشر من حیث البشر اللہ کا محبوب نہیں ہو سکتا جب تک علائق بشریت سے آزاد ہوکر روحانیت کا اہل نہ ہو اور یہ ظاہر کہ عوام محبوب الٰہی نہیں تو جب حضور کو اپنی مثل بشر کہا تو محبوب الٰہی کس طرح ہوئے ہم صرف اس بنا پر آپؐ کو بشر نہیں کہہ سکتے کہ آپ نے انا البشر مثلکم فرمایا ہے ورنہ آدم علیہ السلام کو معاذ اللہ ظالم کہنا جائز ہو گا کیونکہ وہ خود آیت ربنا ظلمنا انفسنا میں اپنے آپ کو ظالم کہہ رہے ہیں اسی طرح حضرت یونس علیہ السلام کو بھی کیونکہ وہ بھی انی کنت من الظالمین کہہ کر اپنے ظالم ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور اگر یہ نہیں تو حضور کو تم اپنی مثل بشر کس طرح کہہ سکتے ہو۔ انبیا کو بشر کہنا کفر ہے جیساکہ سورہ تغابن شریف کی آیت ذیل سے ثابت ہے۔

اَلَمْ یَاْتِکُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِہِمْ وَلَہُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ذٰلِکَ بِاَنَّہٗ کَانَتْ تَّاْتِیْہِمْ رُسُلُہُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالُوْا اَبَشَرٌ

وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ اَبَابَكْرِنِ التَّقِيَّ وَعُمَرَ النَّقِيَّ

انکے کے اور صحابہؓ اسکے کے اور سلام اے اللہ رحمت کر حضرت ابوبکرؓ پر کہ متقی ہیں اور حضرت عمرؓ پر جو صاف ستھرے ہیں

وَعُثْمَانَ الزَّكِيَّ وَعَلِيَّنِ الْوَفِيَّ اَسَدَ اللّٰهِ الْمُرْتَضٰى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءَ

حضرت عثمانؓ پاک پر حضرت علیؓ وفادار شیر خدا پر کہ برگزیدہ ہیں اور فاطمۃ الزہراؓ پر کہ

بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَدِيْجَةَ الْكُبْرٰى وَعَائِشَةَ

بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ اور حضرت خدیجہؓ بزرگ پر اور حضرت عائشہؓ

الصِّدِّيْقَةَ وَالْحَسَنَ الرِّضَاءَ وَالْحُسَيْنَ الشَّهِيْدَ الْمُجْتَبٰى وَالْعَشَرَةَ

صدیقہ پر اور حضرت امام حسن صاحب رضا پر اور حضرت امام حسین شہیدؓ برگزیدہ پر اور دس اصحابؓ

الْمُبَشَّرِيْنَ وَسَائِرَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ

کہ خوشخبری جنت کی دیئے گئے ہیں اور تمام اصحاب اور تابعین پر راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب پر۔

يَهْدُوْنَنَا فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ کیا تم کو ان لوگوں کا حال نہیں پہنچا جو کافر ہو گئے تم سے پہلے پس انہوں نے اپنے کئے کا مزا چکھا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے یہ اس لئے کہ ان کے پاس ان کے رسول کھلے معجزے لے کر آئے پس انہوں نے کہا کہ کیا بشر ہم کو ہدایت کرنے آئے ہیں پس کافر ہو گئے اور پھرے اور اللہ بے پرواہ ہے اور اللہ غنی حمید ہے اس آیت میں صاف ارشاد ہے کہ جب انہوں نے بشر کہا تو فوراً کافر ہو گئے ثم کفروا نہیں کہا کہ کچھ دیر بعد کافر ہو گئے بلکہ فکفروا کہا کہ معاً کافر ہوئے کیونکہ ثم بمعنی مہلت کے لئے آتا ہے مثلاً کہیں کہ جاءَ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو تو زید آیا پھر کچھ دیر بعد عمرو آیا اور اگر کہیں کہ جاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو تو معنی یہ ہوں گے کہ زید کے ساتھ عمرو بھی آیا۔ قرآن پاک کی متعدد آیات شاہد ہیں کہ کفار ہی انبیاء کو اپنی مثل بشر کہتے تھے جیسے کہ قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (سورۃ ابراہیم) (سورۃ انبیاء) مَا اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (سورۃ الشعراء) قَالُوْا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا (سورۃ یٰسین) پس ثابت ہوا کہ انبیاء کو اپنی مثل کہنا شیوہ کفار تھا۔ خود احادیث صحیحہ سے بھی اس بشریت کی نفی ثابت ہے۔ صحیح بخاری صفحہ ۱۰۹۲ میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے

فرمایا۔ اِنِّی لَسْتُ مِثْلُکُمْ یعنی میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ دوسری حدیث لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ میں تمہاری مانند نہیں ہوں تیسری حدیث لَسْتُ مِثْلُکُمْ تو بتائیے کیا یہ بخاری شریف کی حدیثیں آیت قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کے مخالف ہیں پھر اس صورت میں صحیح بخاری صحیح نہیں رہ سکتی جب معیار صحت کے لحاظ سے یہ سب احادیث صحیح ہیں تو آیت مذکورہ کے ساتھ تطبیق کی وہی صورت ہے جو تفسیر کبیر وغیرہ کے حوالے سے گزر چکی۔

۲: اَنَا اَطْلُبُ رِضَاءَکَ اے اللہ اکبر نماز کی حالت میں باجماعت کھڑے ہیں۔ دل میں خیال گزرتا ہے کہ بجائے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کے ہمارا قبلہ کعبہ ابراہیمی ہوتا۔ اسی وقت جبرائیل نازل ہو کر کعبہ شریف کی طرف منہ پھیرنے کا حکم لاتے ہیں قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا تو آپ کی رضا مندی پر دلیل قطعی اور نص صریح ہے۔ سورہ والضحیٰ شریف میں ارشاد ہے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ یہ آیت بھی اس امر پر دلیل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا بطرح اللہ تعالے کو منظور ہے آپ کی رضا رضائے الٰہی ہے وہی ہوتا ہے جو آپ کی رضا ہو۔

صحیح بخاری شریف صہ ۷۶۶ پر حدیث موجود ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور کی خدمت میں عرض کی مَا اَرٰی رَبَّکَ اِلَّا یُسَارِعُ فِیْ هَوَاکَ۔ نہیں دیکھتی میں آپ کے رب کو مگر آپ کی خواہش میں شتابی کرتا ہے جس طرف آپ کی خواہش ہوتی ہے۔ بہت جلد اسی طرح اللہ تعالیٰ کی رضا ہو جاتی ہے صحیحین میں ایک طویل حدیث ہے کہ جب لوگ تمام انبیاء سے ناامید ہو کر لوٹیں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائیں گے تو ارشاد ہوگا۔ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ۔ یعنی آپ سر اٹھائیے اور فرمائیے قبول ہوگا۔ شفاعت کیجئے قبول کی جائے گی اور مانگیں دیا جائے گا۔ یہ الفاظ بھی آئے ہیں اِرْفَعْ رَأْسَکَ وَقُلْ تُعْطَهْ۔ سر اٹھائیے جو چاہو کہو آپ کی اطاعت کی جاوے گی۔ حاکم علی مستدرک

ابن عدی سے ہے کہ آنحضرتؐ اپنے چچا ابو طالب کی عیادت کو تشریف لے گئے

انہوں نے دعا کی درخواست کی آپؐ نے دعا فرمائی اور شفا ہوئی تو ابوطالب نے کہا:۔
یا ابن اخی ان ربک لیطیعک۔ اے میرے بھتیجے تحقیق تیرا رب تیری اطاعت کرتا
ہے یعنی تیری رضا اس کو ہر طرح منظور ہے۔ بغرض اس موضوع پر بے شمار دلائل قاہرہ
موجود ہیں جن کی اس مختصر میں گنجائش نہیں۔ بعض لوگ کچھ واقعات پیش کر کے دھوکہ دیا
کرتے ہیں جو ان کے فہم کا قصور ہے اور فرداً فرداً ہر واقعہ کا جواب دینا طوالت
چاہتا ہے۔ بالفعل ہم بھی چند واقعات مختصر طور پر پیش کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے
ہیں کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو بعطائے الٰہی کلی اختیار ہے خدا کے فرائض معاف کر دیں
گناہ کبیرہ کو عبادت بنا دیں جس طرح بحکم قرآن آپؐ کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے۔ آپؐ
کی نافرمانی خدا کی نافرمانی۔ آپؐ کی ایذا خدا کی ایذا ہے۔ آپؐ کا حکم خدا کا حکم ہے۔ کوئی
اس کو پھیر نہیں سکتا۔ صحیح بخاری صہ ۶۴۲ میں حضرت ابو سعید تعالی سے روایت ہے
کُنْتُ اُصَلِّیْ فِی الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُجِبْہُ
فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ اُصَلِّیْ فَقَالَ اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ اِسْتَجِیْبُوْا الخ یعنی میں
مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ حضورؐ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہ دیا پھر
عرض کیا کہ حضورؐ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا اللہ نے نہیں فرمایا کہ جب اللہ
اور رسول تم کو بلائیں جواب دو۔ یعنی یہ عذر مسموع نہیں تم کو چاہئے تھا کہ جواب دیتے
اللہ اکبر۔ حدیث میں ہے کہ نمازی خدا سے بات چیت کرتا ہے مگر حضورؐ بلائیں تو خدا سے
بات چیت چھوڑ کر حضورؐ کو جواب دے۔ مسند امام احمد بن حنبل میں حدیث ہے کہ ایک شخص حضور انورؐ
کی خدمت میں حاضر ہوا فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلوتین فقبل ذالک منہ
پس وہ اسلام لایا اس شرط پر کہ دو نمازیں پڑھے گا اور تین اس کو معاف ہوں۔ آپؐ نے
اس شرط پر اس کا اسلام قبول فرمایا یہ ہے وسعت اختیارات فخر موجودات صلے اللہ
علیہ وسلم کی۔ حضرت ابو بردہ کے پاس ایک چھوٹا بکرا قربانی کے لئے تھا آپؐ نے اسی
کی قربانی ان کے لئے جائز کر دی اور فرمایا لَنْ تَجْزِیَ لِاَحَدٍ بَعْدَکَ۔ یعنی تیرے بعد
ایسا کسی کے لئے جائز نہیں۔ ایک مرتبہ ایک اعرابی سے آنحضرتؐ نے گھوڑا خرید فرمایا

لیکن وہ گھوڑا فروخت کر کے انکار کر گیا اور کہنے لگا کہ گواہ لاؤ حضرت خزیمہؓ نے گواہی دے دی۔ حضورؐ نے فرمایا اے خزیمہ تم تو موجود نہ تھے گواہی کس طرح دیتے ہو۔ حضرت خزیمہ رضؓ نے کہا یا رسول اللہؐ میں آپ کی تصدیق کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یعنی آپؐ سوائے سچ کے نہیں فرماتے بااس کے صلے میں دربار رسالتؐ سے خزیمہؓ کو انعام ملا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم شَھَادَتَہٗ شَھَادَۃَ رَجُلَیْنِ۔ بخاری شریف ص۷۰۵ یعنی آپ نے حضرت خزیمہؓ کی شہادت کو دو مردوں کی شہادت کے برابر بنا دیا یعنی جہاں تم اکیلے شہادت دو گے دو مردوں کے برابر ہو گی اور شہادت کا نصاب تمام ہو جائے گا۔ باوجودیکہ قرآن پاک کا حکم ہے وَاَشْھِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْکُمْ یعنی تم سے دو مرد گواہ ہونے چاہئیں بخاری شریف ص۸۱ کی حدیث ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔ لولا اَنْ اشق علی امتی لامرتھم ان یصلوھا ھکذا۔ یعنی اگر میری اُمت کو یہ امر تکلیف کا باعث نہ ہو تو میں حکم کرتا کہ عشاء کی نماز نصف رات کو پڑھا کریں اس میں الفاظ لامرتھم قابل غور ہیں جن کا ترجمہ ہے میں حکم کرتا۔ ابن ماجہ ص۱۴۱ پر حدیث مرقوم ہے کہ سھلہ بنت سہیل حضورؐ کے پاس آئیں اور عرض کی کہ یا حضرت جب سالم (غلام آزاد کردہ ابوحذیفہ کا) ہمارے گھر میں آتا ہے تو میرا خاوند ابوحذیفہ کراہت کرتا ہے۔ فَقَالَ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَرضعیہ قالت کیف ارضعہ وَھُوَ رَجُلٌ کَبِیْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قد علمت انہ رجل کبیر ففعلت فاتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ما رأیت فی وَجْہِ ابی حذیفہ شیئاً کرھہ بَعْدُ۔ یعنی آپؐ نے فرمایا کہ تو اس کو اپنا دودھ پلا دے۔ سھلہ نے عرض کی کہ حضورؐ میں اس کو کیسے دودھ پلاؤں حالانکہ وہ بڑا مرد ہے آپؐ نے مسکرا کر فرمایا۔ میں جانتا ہوں وہ بڑا مرد ہے۔ پس سھلہ نے اسے دودھ پلایا اور پھر حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہؐ۔ اب میرا خاوند اس کے آنے سے رنج نہیں کرتا۔ اس سے ثابت ہوا کہ سالم کو جوانی میں دودھ پلوا کر حرمت رضاعت کا حکم نافذ کر دیا۔ شارحین فرماتے ہیں کہ یہ رخصت صرف سالم کے لئے ہی خاص تھی۔

ترمذی شریف جلد۱ باب ما جاء کم فرض الحج صہ۲۵۳ میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جب آیت وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے عرض کی یارسول اللہؐ افی کل عام، فسکت فقالوا یا رسول اللہ افی کل عام قال لا ولو قلت نعم لوجب فانزل اللہ یاایھا الذین اٰمنوا لا تسئلوا عن اشیاء الخ یعنی یارسول اللہؐ کیا حج ہر سال میں فرض ہے تو آپؐ خاموش رہے۔ پھر صحابہؓ نے کہا یارسول اللہؐ کیا حج ہر سال میں فرض ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دوں تو ہر سال ہی فرض ہو جائیگا تو آیت لا تسئلوا عن اشیاء اللہ تعالےٰ نے نازل فرمائی اس حدیث سے ثابت کہ حضورؐ کے صرف ہاں کہہ دینے پر رضائے الٰہی کا اتفاق ہو جاتا ہے بخاری شریف باب اذا جامع فی رمضان الخ ودیگر کتب احادیث میں حدیث ذیل موجود ہے۔ کہ ایک شخص دربار رسالتؐ میں حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہؐ۔ ھلکت قال مالکؑ قال وقعت علی امراتی وانا صائم۔ یعنی حضورؐ میں روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر چکا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا غلام آزاد کردے۔ اس نے کہا حضورؐ میں ایسا نہیں کرسکتا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ پے در پے دو ماہ روزے رکھ۔ اسکنے عرض کی۔ حضورؐ میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ پھر حکم دیا کہ ساٹھ مساکین کو کھانا کھلائے اس نے کہا۔ حضورؐ یہ بھی نہیں کرسکتا۔ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہٗ وقال اذھب فاطعمہٗ اھلک یعنی آپؐ ہنس پڑے یہاں تک کہ دانت مبارک ظاہر ہوئے پھر کچھ خرمے دے کر اس کو حکم دیا کہ جا اپنے گھر والوں کو کھلادے۔ سبحان اللہ! ایک سزاوار آیا جو لائق سزا تھا مگر انعام پا کر گیا سوائے اس بارگاہ کے یبدل اللہ سیئاتہم حسنات کا مصداق کہاں رہ ہیں وسیع اختیارات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم جو بطور نمونہ مشت از خروار اہل محبت کے لئے بیان ہوئے۔ اسی طریق پر ماہر کتب حدیث سے بیشمار دلائل خود حاصل کر سکتا ہے پس ثابت ہوا کہ حضورؐ کی رضا ہر حال میں خدا کی رضا ہے جو چاہیں

معاف کریں جو چاہیں نافذ فرمائیں۔ یہ حکوم صرف ایک خدا کے ہیں اور سب موجودات کے مالک و حاکم و لنعم ما قیل بانی من کان مدکا وسیدا و آدم بین الماء والطین واقف اذا دام امراً لا یکون خلافہ، و لیس لذالک الا مرفی الکون صارف قاسم خیر خلق اللہ اشارہ ہے حدیث بخاری کی طرف واللہ معطی و انا القاسم وانما انا قاسم و خازن واللہ یعطی کی طرف۔ یعنی اللہ دیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں سوائے اس کے نہیں میں قاسم و خازن ہوں اور اللہ دیتا ہے۔ بعض منکرین جو آیت قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ الخ کو پیش کر کے استدلال کرتے ہیں کہ آپؐ خزائن الٰہی کے مختار و متصرف نہیں ہیں سو اس آیت سے ان کا استدلال صحیح نہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر جلد ۴ صہ ۴۷ میں اس آیت کا شان نزول خاص ان کفار کے بارے میں لکھتے ہیں جو آپؐ سے فضول سوال کر کے دنیاوی فوائد حاصل کرنا چاہتے تھے۔ یہ تقریر لکھنے کے بعد امام رازیؒ فرماتے ہیں ان المراد منہ ان یظہر الرسول من نفسہ التواضع للہ والخضوع لہ یعنی یہ آیت تواضع و کسر نفسی پر محمول ہے۔ تفسیر خازن وغیرہ جلد ۲ صہ ۱۷ پر بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ عبارت تفسیر خازن کی حسب ذیل ہے انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ہذہ الاشیاء تواضعاللہ تعالیٰ واعترافاً لہ بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات العظام۔ یعنی ان اشیاء کی نفی آپؐ نے اپنے نفس شریف سے از روئے تواضع اور اعتراف عبودیت کے لئے فرمائی ہے تاکہ لوگ بڑی باتوں کا سوال فضول طور پر نہ کریں۔ اسی طرح آیت قل لا املک لنفسی نفعاً ولا ضراً الا ماشاء اللہ سے بھی آپ کے اختیار کی نفی ثابت کرنا جہالت ہے۔ امام رازی وغیرہ نے اس کا شان نزول بھی موافق تقریر مذکورہ خاص لکھا ہے نیز اسی آیت کے الفاظ الا ما شاء اللہ سے آپؐ کی وسعت

اختیار ثابت ہے جس کی کوئی حد متعین نہیں۔ ایسا ہو نہیں سکتا کہ حضورؐ اپنے نفس کے بھی مالک نہ ہوں کیونکہ حضرت موسٰی علیہ السلام کی بابت قرآن مجید میں ارشاد ہے جناب کلیم فرماتے ہیں اِنِّی لَا اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ الآیۃ۔ یعنی بہ تحقیق میں مالک نہیں مگر اپنے نفس کا تعجب کا مقام ہے کہ حضرت موسٰی علیہ السلام تو دونوں نفسوں یعنی اپنے اور اپنے بھائی کے نفس کے بھی مالک ہوں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے بھی مالک نہ ہوں پس منکرین کا مزعومہ حصر ٹوٹ گیا۔ پھر منکرین کے ایسے سب استدلالات کا صرف ایک ہی جواب کافی ہے کہ ان آیات میں نفی اختیار اور تصرف بالاستقلال کی ہے نہ بالعطا کی۔ پس اس صورت میں آیات مذکورہ کی احادیث منقولہ از بخاری شریف کے ساتھ پوری تطبیق ہو گئی اس مقام پر منکرین آیت مَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ سے بھی استدلال کیا کرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ یہ آیت سورۃ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا الخ کے ساتھ منسوخ ہے دیکھو تفسیر کبیر جلد ۷ صد ۴۷۹۔ امام رازی اس آیت کو منسوخ ثابت کر کے فرماتے ہیں کیف یعقل ان یبقی رسول الذی ھو رئیس الاتقیاء وقدوۃ الانبیاء والاولیاء شاکًا فی انہٗ ھل ھو من المغفورین او من المعذبین خلاصہ یہ کہ جب اولیاء کے انجام کی حضرت کو اللہ تعالیٰ نے خبر یقینی طور پر آیت لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون میں فرمائی ہے تو کس طرح سمجھا جائے کہ آپ جو رئیس الاتقیاء اور قدوۃ الانبیاء ہیں اپنے انجام میں شاکی تھے اس طرح اس آیت کو صاحب تفسیر خازن وغیرہ نے جلد ۴ صد ۱۳۱ میں منسوخ قرار دیا ہے بلکہ اس پر مفسرین کا اجماع ہے۔ ختام طیبٗ اللہ اشارہ ہے حدیث سید القوم خادمھم کی طرف۔ نیز حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپؐ کو مخاطب کر کے فرماتی ہیں جب کہ آپؐ نے واقعہ ابتدا وحی آپ کو سنایا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق۔ بخاری شریف صد ۲ یعنی

قسم ہے اللہ کی۔ اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا بہ تحقیق آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، محتاج کو مدد دیتے ہیں، عاجزوں کا کام کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں اور جائز مصیبتوں میں لوگوں کے کام آتے ہیں۔ سبحان اللہ سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زہے قرب و منزلت اور یہ فروتنی ہے

شاہ رسل شفیع امم خواجۂ دوکون
نور ہدیٰ حبیب خدا سید الانام
مقصود ذات اوست دگر باہمہ طفیل
منظور نظر اوست دگر جملگی ظلام
ہر رتبہ کہ بود در امکاں براوست ختم
ہر نعمت کہ داشت خدا شد بروتمام
برداشت از طبیعت امکاں قدم کہ آں
اسریٰ بعبدہ است من المسجد الحرام
تا عرصہ وجوب کہ اقصائے عالم است
کانجا نہ جاست نے جہت و نے نشان نام

سرے است بس شگرف دریں جا کہ ہیچ آں - از آشنائے عالم جاں پرس ازیں مقام

محللاً باذن اللہ اگرچہ لفظ باذن اللہ کے ہوتے ہوئے اس کلمہ پر کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا تاہم افادۃً اس کی توضیح کی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے حکایۃً اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا ہے ابرئ الاکمہ والابرص و احیی الموتیٰ باذن اللہ۔ اسناد دو قسم کی ہوتی ہیں حقیقی اور مجازی پس ایسے الفاظ کی اسناد اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو حقیقی ہوتی ہے، غیر اللہ کی طرف ہو تو مجازی۔ اسی قبیل سے آیت اَغۡنٰھُمُ اللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗ مِنۡ فَضۡلِہٖ وغیرہ ہے محلل کے معنی ہیں آزاد کرنے والے اور حاشیہ میں دلائل قاطعہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ آپ عالم دنیا و عالم آخرت میں حسب امر سے چاہیں آزاد فرما سکتے ہیں ۵ ہے حاشیہ نمبر ۵ حفظہ اللہ حدیث صحیح کی طرف اشارہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان لی اسماءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب بخاری شریف صہ ۲۷ فرمایا حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے متعدد نام ہیں میں محمدؐ اور میں احمد ہوں میں کفر و شرک کا مٹانے والا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں یعنی مخلوق کو حشر دینے والا دالله اللہ کس صراحت سے یہ سب اسناد حضورؐ کی طرف ہو رہی ہیں کہ مخلوق کو حشر دینے والے بھی حضورؐ ہی ہیں) میرے قدموں پر سب لوگوں کا حشر ہوگا یہ حدیث بایں الفاظ بھی آئی ہے اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ والمقفی والحاشر و نبی التوبۃ ونبی الرحمۃ میں محمدؐ اور احمدؐ ہوں اور تمام نبیوں کے بعد آنے والا اور خلائق کو حشر دینے والا نبی توبہ کا اور نبی رحمت کا۔

ناطق الحق[1] :۔ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی الآیۃ یعنی آپؐ اپنی خواہش سے نہیں بولتے وہ مگر وحی جو بھیجی جائے اس آیت پاک سے ثابت ہوا کہ جس طرح ہر حرکت و سکون حضورؐ کی اوروں کی مثل نہیں اسی طرح آپؐ کی آواز بھی کسی کی مثل نہیں۔ زید، عمرو بکر بولیں تو ان کی اپنی آواز، حضور صلی اللہ علیہ وسلم بولیں تو موجب حکم آیت مذکورہ اور بفحوائے آیۃ انہٗ لقول رسول کریم الآیۃ خدا کی آواز جس چیز کو ہاتھ لگائیں اس کی مثل اس کی ہم جنس نہ ہوں، جس پتھر پر قدم رکھیں اس کی مثل اور کوئی اور پتھر نہیں، جس سواری پر سوار ہوں اس کی مثل کوئی سواری نہیں جس زوجہ مطہرہ سے نکاح کریں اس کی مثل کوئی عورت نہیں۔ بایں ہمہ دنیا میں ایسے کلمہ گو موجود ہیں جو خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مثل کہتے ہیں۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حررہ الراجی الی رحمۃ اللہ الصمد نور محمد نقشبندی مجددی سجادہ نشین قلعہ شریف ضلع شیخوپورہ پنجاب

---

[1] اسم محمدؐ بصیغہ اسم مفعول ہے نہ کہ بصیغہ اسم فاعل۔ اس میں ایک عارفانہ نکتہ اور لطیفہ ہے آیت۔ الحمد للہ رب العلمین سے ثابت کہ سب حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے تو جس کے لئے سب حمد ہے وہ محمدؐ ہوا۔ تقدیر کلام یوں ہوئی الحمد لمحمد تو نتیجہ نکلا اللہ محمد کہنا صحیح ہے کیونکہ اللہ جو اسم ذاتی حق تعالیٰ کا ہے مبتدا ہے اور محمدؐ جو اس کا اسم صفاتی قرار دیا گیا اسکی خبر ہے۔ ہاں محمد اللہ کہنا صحیح نہیں ہوگا۔ کیونکہ مبتدا اس صورت میں اسم صفاتی ٹھہرے گا۔ اور اسم ذات اسکی خبر ہوگی۔

فہرست کتب خانہ نقشبندیہ مرتضائیہ

(۱) **مجمع البحرین**: یعنی درود مستغاث شریف و قصیدہ بردہ مترجم منظوم پنجابی از حضرت خواجہ پیر غلام مرتضٰے فنافی الرسول رضی اللہ عنہ۔

(۲) **توثیق الاغاثات**: شرح درود مستغاث مصنفہ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنافی الرسول رضی اللہ عنہ

(۳) **تحقیق الوجد**: مصنفہ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنافی الرسول رضی اللہ عنہ۔

(۴) **حجت ربانی**: یعنی مسئلہ غیب کا فیصلہ بجواب مولوی عبدالشکور لکھنوی مولوی حسین علی واں بھچراں ضلع میانوالی مصنفہ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنافی الرسول رضہ

(۵) **ظہور الصفات فی جمیع الموجودات**: یعنی مسئلہ وحدت الوجود کا براہین قاہرہ سے قطعی اور صحیح فیصلہ بمعہ تصدیقات علماء کرام۔ مصنفہ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنافی الرسول رضی اللہ عنہ

(۶) **حج فقیر برآستانہ پیر**: مصنفہ حضرت خواجہ عالم پیر نور محمد فنافی الرسول رضی اللہ عنہ

(۷) **سی حرفی**: رموز معرفت مصنفہ حضرت قبلہ مہر محمد صوبہ صاحب نقشبندی مرتضائی در شان حضرت خواجہ پیر غلام مرتضٰی فنافی الرسول رضی اللہ عنہ۔

(۸) **جام صہبائے عشق**: حضرت خواجہ فنافی الرسول کی شان میں مختلف شعراء کا مدحیہ کلام

(۹) **قدم بوسی** (۱۰) **مجموعہ نعت نورِ محمدی**

(۱۱) **سوانح**: حضرت خواجہ فنافی الرسول رح (۱۲) **قصیدہ ناجیہ شریف**

(۱۳) **ایک سو ایک احادیث** (۱۴) **ایک سو ایک اقوال**